رسائل ومسائل

سیّدابوالاعلیٰ مودودی

اسلامی گھریلو زندگی کی بنیادی خصوصیات

سوال: نمونے کی اسلامی گھریلو زندگی کی بنیادی خصوصیات کیا ہیں؟ کیا ہمارے معاشروں میں موجودہ گھریلو زندگی، اسلامی ہے؟ کیا شہراور گاؤں میں ایک طرز کی گھریلو زندگی ہوگی؟ موجودہ گھریلو زندگی میں پرانی ہندستانی روایات کا کتنا دخل ہے؟

جواب: ہماری گھریلو زندگی کی بنیادی خصوصیات اسلام کی رُو سے چار ہیں:

- ایک تحفظ نسب، جس کی خاطر زنا کو حرام اور جرم قابلِ تعزیر قرار دیا گیا ہے، پردے کے حدود قائم کیے گئے ہیں اور زن و مرد کے تعلق کو صرف جائز قانونی صورتوں تک محدود کردیا گیا ہے، جن سے تجاوز کا اسلام کسی حال میں بھی روادار نہیں ہے۔
- دوسرے تحفظ نظامِ عائلہ جس کے لیے مرد کو گھر کا 'قوام' بنایا گیا ہے، بیوی اور اولاد کو اس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور اولاد پر خدا کے بعد والدین کا حق سب سے زیادہ رکھا گیا ہے۔
- تیسرے حُسنِ معاشرت، جس کی خاطر زن و مرد کے حقوق معین کردیئے گئے ہیں، مرد کو طلاق کے اور عورت کو خلع کے اور عدالتوں کو تفریق کے اختیارات دیئے گئے ہیں، اور الگ ہونے والے مرد و زن کے نکاحِ ثانی پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی ہے تاکہ زوجین یا تو حُسنِ سلوک کے ساتھ رہیں، یا اگر باہم نہ نباہ سکتے ہوں تو بغیر کسی خرابی کے الگ ہوکر دوسرا بہتر خاندان بناسکیں۔
- چوتھے صلہ رحمی، جس سے مقصود رشتہ داروں کو ایک دوسرے کا معاون و مددگار بنانا ہے اور اس غرض کے لیے ہرانسان پر اجنبیوں کی بہ نسبت اس کے رشتہ داروں کے حقوق مقدم رکھے گئے ہیں۔

افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس بہترین نظامِ عائلہ کی قدر نہ پہچانی اور اس کی خصوصیات سے بہت کچھ دُور ہٹ گئے ہیں۔ اس نظامِ عائلہ کے اصولوں میں شہری اور دیہاتی کے لیے کوئی فرق نہیں ہے۔

رہے طرزِ زندگی کے مظاہر، تو وہ ظاہر ہے کہ شہروں میں بھی یکساں نہیں ہوسکتے، کجا کہ شہریوں اور دیہاتیوں کے درمیان کوئی یکسانی ہوسکے۔ فطری اسباب سے ان میں جو فرق بھی ہو، وہ اسلام کے خلاف نہیں ہے، بشرطیکہ بنیادی اصولوں میں ردو بدل نہ ہو۔(ترجمان القرآن، مارچ ۱۹۵۹ء)

اللّٰہ تعالیٰ کے حقوق اور والدین کے حقوق

سوال: میں جماعت کا ہمہ وقتی کارکن ہوں اور اس وجہ سے گھر سے دُور رہنے پر مجبور ہوں۔ والدین کا شدید اصرار ہے کہ میں ان کے پاس رہ کر کاروبار شروع کروں۔ وہ مجھے بار بار خطوط لکھتے ہیں کہ تم والدین کے حقوق کو نظرانداز کر رہے ہو۔ میں اس بارے میں ہمیشہ تشویش میں مبتلا رہتا ہوں۔ ایک طرف مجھے والدین کے حقوق کا بہت احساس ہے، دوسری طرف یہ محسوس کرتا ہوں کہ اقامتِ دین کی جدوجہد میں ذمہ داری ادا کرنا ضروری ہے۔ پھر یہ بھی جانتا ہوں کہ خیالات کے اختلاف کی وجہ سے گھر میں میری زندگی سخت تکلیف دہ ہوگی۔ لیکن شرعاً اگر ان کا مطالبہ واجب التعمیل ہے تو پھر بہتر ہے کہ میں اس تکلیف کو خوشی سے برداشت کروں کہ میرے والد صاحب میری ہر بات کو موردِ اعتراض بنا لیتے ہیں۔ آپ مجھے مشورہ دیں کہ میں کیا کروں؟

جواب: والدین کی اطاعت اور دین کی خدمت کے درمیان توازن کا مسئلہ بالعموم ان سب نوجوانوں کے لیے وجہِ پریشانی بنا رہتا ہے، جن کے والدین جماعت اسلامی اور اس کے مقصد سے ہمدردی نہیں رکھتے۔ میں نے عموماً یہ دیکھا ہے کہ ایک بیٹا اگر سرکاری ملازمت میں ہو یا کسی اچھے کاروبار میں لگا ہوا ہو، تو والدین اس کے ہزاروں میل دُور رہنے کو بھی برداشت کر لیتے ہیں اور اس سے کبھی نہیں کہتے کہ تو ملازمت یا روزگار چھوڑ دے اور آکر ہماری خدمت کر۔ بیٹے کے اطوار اگر فاسقانہ بھی ہوں تو اعتراض کی زبان کھولنے کی ضرورت انھیں بالعموم محسوس نہیں ہوتی۔

لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اپنے سارے حقوق انھیں صرف اسی وقت یاد آجاتے ہیں، جب کوئی بیٹا اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لیے وقف کردیتا ہے، حتیٰ کہ اگر جماعت اسے معقول معاوضہ دے تب بھی وہ یہی ضد کرتے ہیں کہ بیٹا گھر میں بیٹھ کر ان کے 'حقوق' ادا کرے بلکہ حقوق ادا کرنے پر بھی ان کا دل ٹھنڈا نہیں ہوتا، اس کی ہر بات انھیں کھٹکتی ہے اور اس کی کسی خدمت سے بھی وہ خوش نہیں ہوتے۔ یہ صورتِ حال میں ایک مدت سے دیکھ رہا ہوں اور جماعت کے بکثرت نوجوانوں کو اس صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا ہے اور کرنا پڑ رہا ہے۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ آپ کے ہاں فی الواقع کیا صورتِ حال ہے۔ اگر وہی کچھ ہے جو آپ کے بیان سے سمجھ میں آرہی ہے تو یہ آپ کے والدین کی زیادتی ہے۔ آپ جہاں کام کر رہے ہیں، وہیں کرتے رہیں۔ جو کچھ مالی خدمت آپ کے بس میں ہو، وہ بھی کرتے رہیں، بلکہ اپنے اُوپر تکلیف اُٹھا کر اپنی مقدرت سے کچھ زیادہ ہی بھیجتے رہیں، اور حسب ضرورت وقتاً فوقتاً ان کے پاس ہو آیا کریں۔ لیکن اگر صورتِ حال اس سے مختلف ہو اور فی الواقع آپ کے والدین اس بات کے محتاج ہوں کہ آپ کے لیے ان کے پاس رہ کر ہی خدمت کرنا ضروری ہو، تو پھر مناسب یہی ہے کہ آپ ان کی بات مان لیں۔ (ترجمان القرآن، جنوری ۱۹۵۶ء)

صلہ رحمی کا مفہوم

سوال: 'صلہ رحمی' کا مفہوم کیا ہے اور اسلامی شریعت میں اس کی اہمیت کس حد تک ہے؟

جواب: 'صلہ رحمی' کا مفہوم رشتہ داری کے تعلق کی بنا پر ہمدردی، معاونت، حُسنِ سلوک، خیرخواہی اور جائز حدود تک حمایت کرنا ہے۔ اس کی کوئی حد نہ مقرر ہے، نہ کی جاسکتی ہے۔ دراصل یہ عام معروفات میں سے ہے، جنھیں لوگ خود ہی جانتے ہیں۔ اور صلہ رحمی میں کوتاہی کرنا یا قطع رحمی کرنا، ان بڑے گناہوں میں سے ہے، جن کی سخت مذمت قرآن و حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ (ترجمان القرآن، اپریل ۱۹۴۶ء)